بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۲۴ احسان ۱۳۴۶ ہش ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۲۴ جون ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۳۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ جون ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔

ربوہ ۲۳ جون ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید رقم فرماتے ہیں

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ کی بچی جمیلہ پروین قریباً ایک سال کے عرصہ سے پاؤں کی تکلیف سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ایک دفعہ ایڑی کا اپریشن بھی کروایا جا چکا ہے۔ مگر تکلیف ابھی رفع نہیں ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

کوئٹہ (بذریعہ ڈاک) مکرم جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ تاحال بیمار ہیں۔ کمزوری کے سبب ابھی نہیں جا سکتے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم شیخ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اعلان جلسہ تاسیکین

بولائی بدرزادہ دستگیر منیر شیخوپورہ میں ایک تربیتی جلسہ ہو رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ طعام و قیام کا انتظام جماعت کے ذمہ ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کے نزدیک بیعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لے

اگر کوئی شخص دنیا کی اغراض کو مقدم کرتا ہے تو وہ بیعت کے اقرار کو توڑتا ہے

"یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مومن اور بیعت میں داخل ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرے جیسا کہ وہ بیعت کے وقت کہتا ہے۔ اگر دنیا کی اغراض کو مقدم کرتا ہے تو وہ اس اقرار کو توڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ مجرم ٹھہرتا ہے۔ پس اسی غرض سے یہ اشتہار (الوصیت) میں نے خدا تعالیٰ کے اذن سے دیا ہے۔ سچی بات یہی ہے۔ سال دیگر را کہ مے داند حساب۔ لیکن جبکہ خدا تعالیٰ کی متواتر وحی نے مجھ پر کھول دیا کہ وقت قریب ہے اور اجل مقدر کا الہام ہوا تو میں نے اللہ تعالیٰ ہی کے اشارہ سے یہ اشتہار دیا کہ تا آئندہ کے لئے اشاعتِ دین کا سامان ہو اور تا لوگوں کو معلوم ہو کہ اٰمَنَّا وَ صَدَّقْنَا کہنے والوں کی عملی حالت کیا ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ جب تک انسان کی عملی حالت درست نہ ہو زبان کچھ چیز نہیں۔ یہ نری لاف گزاف ہے۔ زبان تک جو ایمان رہتا ہے اور دل میں داخل ہو کر اپنا اثر عملی حالت پر نہیں ڈالتا وہ منافق کا ایمان ہے۔ سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو کر اپنا اثر عملی حالت پر نہیں ڈالتا وہ منافق کا ایمان ہے۔ سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔ سچا ایمان ابو بکرؓ اور دوسرے صحابہ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کا تھا کیونکہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال تو مال جان تک کو دے دیا اور اس کی پرواہ بھی نہ کی جان سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ہوتی مگر صحابہؓ نے اسے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا۔ انہوں نے کبھی اس بات کی پرواہ بھی نہیں کی کہ بیوی بیوہ ہو جائیگی۔ ماں بچے یتیم رہ جائیں گے بلکہ وہ ہمیشہ اسی آرزو میں رہتے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہماری زندگیاں قربان ہوں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹۶)

قابلِ توجہ مربیان کرام و عہدیداران جماعت کے لئے

فضل عمر فاؤنڈیشن کے عطیات ۳۰ جون تک زیادہ سے زیادہ وصول ہو جانے چاہئیں

فضل عمر فاؤنڈیشن کا سال ۳۰ جون ۱۹۶۷ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اور صرف اب چند دن باقی ہیں۔ فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں جن احباب نے عطیہ کا وعدہ کیا ہوا ہے انہیں یہ جائزہ لینا چاہیئے کہ آیا انہوں نے اپنے اخلاص کے مطابق اپنا حصہ ادا کر دیا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے کہ دوست زیادہ سے زیادہ رقم اپنے وعدوں کی سالِ اوّل میں ادا کر دیں۔ جو زیادہ نہ ادا کر سکیں وہ کم از کم ایک تہائی حصہ ادا کر دیں۔ جن دوستوں نے ابھی تک اس معیار کے مطابق ادائیگی نہیں کی۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء مبارک پورا کرنے کے لئے اپنا بڑا حصہ جلد ادا فرمائیں گے تاکہ ان کا عطیہ ۳۰ جون تک مرکز میں پہنچ سکے۔

مربیان سلسلہ جماعتوں کے امراء و صدران کرام، سیکرٹریان مال اور سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن کی خدمت میں بھی تاکیدی گزارش ہے کہ وہ کوشش فرمائیں کہ اس مبارک تحریک میں زیادہ سے زیادہ رقم وصول ہو کر ۳۰ جون تک مرکز میں پہنچ جائے۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ

شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ جون ۱۹۶۷ء

ہمارا جواب

شورش صاحب فرماتے ہیں۔

علامہ اقبال کے بارے میں فرمائیے کہ ان کے ارشادات پر آپ کے جوابات کیا ہیں؟

ذیل میں ہم علامہ مرحوم کے اپنے ہی الفاظ میں جوابات عرض کرتے ہیں۔

(۱) علامہ اقبال مرحوم نے ۱۹۱۰ء کے آغاز میں اسٹریچی ہال ایم۔ اے۔ او کالج علی گڑھ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"میری رائے میں قومی سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ عالمگیر کی ذات نے ڈالا ہے۔ ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ ہے اور ہماری تعلیم کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ اس نمونہ کو ترقی دی جائے اور مسلمان ہر وقت اسے پیش نظر رکھیں۔

اگر ہمارا مقصد یہ ہو کہ ہماری قومی ہستی کا سلسلہ ٹوٹنے نہ پائے۔ تو ہمیں ایک ایسا اسلوب سیرت تیار کرنا چاہیئے جو اپنی خصوصیات مختصہ سے کسی صورت میں بھی علیحدگی اختیار نہ کرے۔ اور خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدِرَ کا زریں اصول پیش نظر رکھ کر دوسرے اسالیب کی خوبیوں کو اخذ کرتے ہوئے ان تمام عناصر کی آمیزش سے اپنے وجود کو کمال احتیاط کے ساتھ پاک کر دے۔ جو اس کی روایات مسلّمہ و قوانین منضبطہ کے منافی ہوں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی عمرانی رفتار کو بنگاہِ غور دیکھنے سے اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے جو قوم کے اخلاقی تجربہ کے مختلف خطوط کا نقطہ اتصال ہے۔ پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر ص۱۸،۱۷ مطبوعہ مرغوب ایجنسی مترجم مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار اخبار لاہور)

(۲) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ علامہ اقبال مرحوم کو حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی بہت محبت تھی اور ان کے علم اور تفقہ فی الدین کو ایک عظیم سند سمجھتے تھے۔ چنانچہ علامہ اقبال مرحوم نے ۱۹۱۳ء میں جب لاہور کے کشمیری خاندان کی خاتون سے نکاح کیا۔ تو کسی شریر بدباطن حاسد نے اس خاتون محترمہ کے متعلق گمنام خطوط بھیجکر علامہ اقبال مرحوم کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیا۔ لیکن جب تحقیق کی گئی تو وہ خاتون بالکل پاک دامن معلوم ہوئیں چنانچہ اس کے متعلق علامہ اقبال کے دوست اور نامور صحافی مولانا عبدالمجید صاحب سالک لکھتے ہیں۔

"انہیں شبہ تھا کہ چونکہ طلاق دینے کا ارادہ کر چکے تھے۔ اس لئے مبادا شرعاً طلاق ہی ہو چکی ہو۔ انہوں نے مرزا جلال الدین (بیرسٹر) کو مولوی حکیم نورالدین کے پاس قادیان بھیجا۔ کہ مسئلہ پوچھ آؤ۔ مولوی صاحب نے کہا شرعاً طلاق نہیں ہوئی۔ لیکن اگر آپ کے دل میں کوئی شبہ اور وسوسہ ہو تو دوبارہ نکاح کر لیجئے۔ چنانچہ ایک مولوی صاحب کو طلب کر کے علامہ کا نکاح اسی خاتون سے دوبارہ پڑھوایا گیا۔" (ذکر اقبال ص۷۰)

(۳) علامہ اقبال نے ۱۹۰۰ء میں ایک مضمون بزبان انگریزی مشہور صوفی حضرت عبدالکریم جیلانی کے متعلق شائع کیا۔ اور ان کی کتاب "الانسان الکامل" سے نظریہ توحید پیش کرتے ہوئے مسلمانوں کی فلاسفی میں وسعت و عمق کو ظاہر کیا۔ اور صوفی موصوف کی اعلیٰ قابلیت کا ذکر کیا۔ اور اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسلمانوں میں سب سے بڑھ کر دینی مفکر قرار دیا۔ چنانچہ علامہ مرحوم نے لکھا۔

"یہ فی الفور واضح ہو جائے گا کہ مصنف نے ہیگل کی جدلیات کے بنیادی پہلو کو کس نمایاں طور پر اس سے بہت پہلے بیان کر دیا ہے۔ اور کس طرح اس نے نظریہ Logos پر زور دیا ہے۔ اور یہ نظریہ ایسا ہے جو دقیق نگاہ اسلامی مفکرین کو ہمیشہ مرغوب رہا ہے۔ موجودہ زمانے میں اسی نظریہ کو مرزا غلام احمد قادیانی نے از سر نو پیش کیا ہے۔ جو اغلباً جدید ہندی مسلمانوں میں سب سے بڑے دینی مفکر ہیں۔"

(رسالہ انڈین اینٹی کویری جلد ۲۹ ص۲۳۷ تا ص۲۴۶ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۰ء)

قریب میں ہم ایک مضمون جو کسی قدر تفصیلی ہے الفضل میں شائع کر رہے ہیں۔ رہی علامہ اقبال کی وہ تحریریں جن پر شورش صاحب کو ناز ہے تو ان کے متعلق ہم صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص آپ کی ان تحریروں کو اچھالنا چاہتا ہے۔ وہ علامہ مرحوم کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ علامہ مرحوم نے یہ تحریریں جن عوامل کے زیر اثر لکھیں وہ کوئی ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ سید حبیب مرحوم نے اپنے اخبار سیاست میں اس پس منظر کو کھول کر بیان کر دیا ہوا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ شورش صاحب اس سے بے خبر نہیں ہیں۔ ہم علامہ مرحوم کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ اس لئے صرف اشارہ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ورنہ

ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہوں
ورنہ کیا بات کر نہیں آتی؟

صرف اتنا کہنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ چوہدری ظفر اللہ خان ایک خاص عہدہ پر نہ لئے جاتے۔ تو یہ تحریریں بھی ہرگز وجود میں نہ آتیں۔ ان تحریروں میں جو غلطیاں ہیں ہم آپ کے احترام کے پیش نظر انہیں بھی چھیڑنا نہیں چاہتے۔ شورش صاحب کو خدا جانے کس نے علامہ اقبال کا نمائندہ بنا دیا ہے۔

ہوئے تم دوست جس کے اس کا دشمن آسماں کیوں ہو۔

حدیث النبی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بہترین تھا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ كُنْتُ فِيْهِ۔

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں بنی آدم کے بہترین زمانے میں پیدا کیا گیا ہوں۔ یکے بعد دیگرے تمام زمانوں میں جو بہتر زمانہ تھا۔

(بخاری)

قطعہ

کبھی عینِ محبت اشکباری
کبھی ننگِ محبت آہ و زاری
جو ہوں مقبول تو آنسو گہر ہیں
نہ ہوں مقبول تو آنکھوں کی خواری

(سعید احمد اعجاز)

قرآنِ کریم کی رُو سے

نماز باجماعت کی فضیلت و اہمیّت

(از مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب مربی سلسلہ کوٹلی آزاد کشمیر)

قرآن مجید میں نماز باجماعت کی پابندی اس کی فضیلت اور اہمیت کے متعلق بڑی تاکیدی ہدایات وارد ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ
وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ

(بقرہ ع ۵)

یعنی نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور خدا کی پرستش کرنے والوں کے ساتھ مل کر خدا کی پرستش کرو۔

ایک اور مقام پر صبر اور صلوٰۃ کو خدا کی اعانت و نصرت کے حصول کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ
وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ
الصّٰبِرِیْنَ۔ (بقرہ ع ۱۹)

یعنی اے ایمان والو! صبر اور دعا کے ذریعہ سے اللہ کی مدد مانگو اور یقیناً صابروں کے ساتھ ہوتا ہے۔

نماز اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی جاذب ہے فرمایا:۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ
اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا
الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

(نور ع ۷)

یعنی نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو تاکہ تم اللہ کی رحمتوں کے مورد بنو۔

نماز برائیوں کو مٹاتی ہے۔ فرمایا:۔

وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ
النَّھَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ
الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ
یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ
ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ

(ہود ع ۱۰)

یعنی دن کے دونو طرفوں نیز رات کے متعدد مختلف اوقات میں عمدگی سے نماز ادا کیا کر یقیناً نیکیاں بدیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ یہ تعلیم اللہ کی یاد رکھنے والوں کیلئے نصیحت ہے۔

دن کے دونو طرفوں کی نماز سے فجر اور عصر کی نماز مراد ہے اور رات کے اوقات سے نماز مغرب اور عشاء اور تہجد کی نمازیں مراد ہیں۔

سورۂ بنی اسرائیل میں دن ڈھلنے کے بعد سے رات کی "تاریکی" تک کی نمازوں کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ
الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ
الَّیْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ
اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ
کَانَ مَشْھُوْدًا وَمِنَ
الَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ
نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰی
اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ
مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

(بنی اسرائیل ع ۹)

یعنی تُو سورج کے ڈھلنے کے وقت سے لے کر رات کے خوب تاریک ہو جانے کے وقت تک مختلف گھڑیوں میں نماز کو عمدگی سے ادا کیا کر اور صبح کے وقت قرآن کے پڑھنے کو بھی لازم سمجھ۔ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا یقیناً اللہ کے حضور میں ایک مقبول عمل ہے اور رات کو بھی تو اس قرآن کے ذریعہ سے کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کر جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے اس طرح پر بالکل متوقع ہے کہ تیرا رب تجھے حمد والے مقام پر کھڑا کر دے۔

نماز کامیابی کا ذریعہ ہے۔ فرمایا:۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ
الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ
خٰشِعُوْنَ۔

(مومنون ع ۱)

یعنی یقین جانو! وہ مومن کامیاب ہو چکے جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔

نماز مومنوں پر وقتِ مقررہ پر لازم کر دی گئی ہے۔ فرمایا:۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ
عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ
کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔

(نساء ع ۱۵)

یعنی یقیناً مومنوں پر نماز ایک مؤقت فرض ہے (یعنی انہیں ان کے اوقات پر ادا کرنا چاہیئے)۔

نماز بدیوں اور بےحیائیوں سے روکتی ہے فرمایا:۔

وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ
الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ
الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ
وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ
وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ

(عنکبوت ع ۵)

یعنی اے پیغمبر! نماز کو اس کی سب شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ یقیناً نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد یقیناً اور سب کاموں سے بڑی ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔

ایک اور مقام پر نماز کی حفاظت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:۔

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ
وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی۔

(بقرہ ع ۳۱)

یعنی نمازوں کی حفاظت کیا کرو اور درمیانی نماز کی بھی حفاظت کرو۔

یہاں درمیانی نماز سے وہ نماز مراد معلوم ہوتی ہے جو کاروبار اور مصروفیات کے درمیان آ جائے۔ کیونکہ عموماً کاروبار کے درمیان آنے والی نمازوں میں غفلت ہو جایا کرتی ہے۔ اس لئے اس کی خاص حفاظت کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ ایک مقام پر قیام نماز کو شرک اور تفرقہ سے بچنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ فرمایا:۔

وَ اتَّقُوْہُ وَ اَقِیْمُوا
الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا
مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ مِنَ
الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ
وَکَانُوْا شِیَعًا۔

(روم ع ۴)

یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔ ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور گروہوں میں بٹ گئے۔

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنتی لوگ موت کے بعد مجرم لوگوں سے پوچھیں گے کہ تمہیں کن امور نے دوزخ میں ڈال دیا تو وہ کہیں گے:۔

لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ
وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ
وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ
وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ
حَتّٰۤی اَتٰنَا الْیَقِیْنُ
فَمَا تَنْفَعُھُمْ شَفَاعَۃُ
الشّٰفِعِیْنَ۔

(مدثر ع ۲)

یعنی ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور نہ غریبوں کو کھانا کھلایا کرتے تھے اور بیہودہ بحث کرنے والوں کے ساتھ بحثوں میں مصروف رہتے تھے اور جزاء وسزا کے دن کی تکذیب کرتے تھے یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔ پس ان کو کسی کی شفاعت کوئی فائدہ نہ دے گی۔

اس میں دوزخ میں داخل کرنے والے امور میں سے سب سے پہلے ترک نماز کا ذکر کیا گیا ہے جس سے نماز سے غفلت کی شدّت ظاہر ہے۔

سورۂ مریم میں انعام یافتہ انبیاء اور ان کے بعد ان کی نیک ذُریت اور نیک بندوں کا ذکر کرتے ہوئے ایسے ناخلف لوگوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اپنے سلف کے بعد نماز ضائع کی اور گمراہ ہو گئے فرمایا:۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِھِمْ
خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ
وَاتَّبَعُوا الشَّھَوٰتِ
فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا

(مریم ع ۴)

یعنی پھر ان (صالح بندوں) کے بعد ایک ایسی نسل آئی جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے وہ عنقریب گمراہی کے مقام تک پہنچ جائیں گے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ نماز کی حفاظت نہیں کرتے وہ گمراہ ہو جایا کرتے ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کے قیام کو کس قدر ضروری واہم قرار دیا ہے۔

احباب محتاط رہیں

حافظ خان محمد صاحب آف میانوالی کے متعلق مختلف جماعتوں سے بعض شکایات موصول ہوئی ہیں۔ احباب ان سے محتاط رہیں تا کسی جماعت کو غلط فہمی میں پریشانی نہ اٹھانی پڑے۔

(ناظر امور عامہ)

جدید وصایا کی تکمیل کے لئے ضروری ہدایات

(قسط نمبر ۲)

وصایا کی تکمیل کے لئے چند امور اور بھی ضروری اور قابل توجہ ہیں۔ وصیت کرنے والے احباب کیلئے تو یہ تحفہ جیز ا ہوتی ہے اور وہ پہلے اس سے واقف نہیں ہوتے اس لئے صدر صاحبان مجالس موصیان (جہاں صدر مقرر نہ ہوں وہاں دوسرے مقامی عہدہ داروں کا فرض ہے کہ وصایا کی تکمیل بڑی احتیاط سے کرائیں یا خود کریں۔ دفتر میں چند ایک ایسی وصایا بھی موصول ہوئی ہیں کہ مضمون غلط ہونے کے علاوہ وصیت کنندگان نے صرف اپنے دستخط کر کے فارم بھجوا دئے ہیں نہ ان پر گواہوں کے دستخط اور نہ مصدقین کی تصدیق۔ اسی طرح بعض وصایا میں کئی اَور نقائص اور خامیاں ہوتی ہیں جن سے ناواقف احباب کو واقف کرنا صدر صاحبان مجالس موصیان اور دیگر مقامی عہدہ داروں کا کام ہے۔ لہٰذا درخواست کی جاتی ہے کہ وصایا کی تحریر و تکمیل کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات کو مدِنظر رکھا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ ہدایات کام کو مشکل اور پیچیدہ بنانے کے لئے نہیں بلکہ کام کو آسان بنانے اور کام میں امکانی پیچیدگیوں کو دُور اور صاف کرنے کی غرض سے ہیں اور یہ غرض ان کو ایک نظر غور اور توجہ کے ساتھ پڑھ لینے سے پوری ہو سکتی ہے۔

مضمون وصیت

(۱) سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ وصیت کا مضمون مسودات مندرجہ رسالہ الوصیت صفحہ ۵۹-۶۲ میں سے کسی ایک مسودہ کے مطابق ہو جو وصیت کنندہ کے حالات کے مناسب ہو۔ وصیت کی عبارت صاف اور خوشخط ہو اس میں قطع و برید نہ ہو۔ جہاں کوئی لفظ یا عبارت کاٹنی پڑے وہاں وصیت کنندہ کے دستخط ہوں۔

تاریخ نفاذ

(۲) حصہ آمد کی وصایا میں یہ بات لازماً درج کی جائے کہ وصیت کس تاریخ سے نافذ العمل ہو گی تاریخ تحریر سے یا صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کی تاریخ سے۔ دونوں باتوں کا فرق وصیت کرنے والے کو سمجھا دیا جائے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رسالہ الوصیۃ صفحہ ۵۷/۵۸ یا الفضل مجریہ ۲۲/۶/۶۶ [illegible]

ابتدائی چندے

[illegible] چندہ [illegible] اوّل حسب حیثیت وصیت کنندہ [illegible] روپے پچاس پیسے [illegible] سیکرٹری مال [illegible] وصول کر لی جائے [illegible] فارم

وصیت پر درج کیا جائے۔ ان دونوں چندوں کا وصیت کے ساتھ فوراً ادا ہونا ضروری ہے ورنہ وصیت پر دفتر میں کوئی کارروائی نہ ہو گی۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رسالہ الوصیۃ صفحہ ۶۳-۶۴ یا الفضل مجریہ ۲۸ ۲/۶۶)

مکمل پتہ

(۴) وصیت کنندہ کا نام اور پتہ مکمل اور صاف ہونا چاہیئے جس پر ان سے خط و کتابت کی جا سکے۔ اگر کوئی صاحب بحالت تعلیم یا بصورت ملازمت یا تجارت کسی ایسی جگہ سے وصیت کریں جو ان کی اصل سکونت نہیں ہے تو ضروری ہے کہ وہ فارم وصیت کی پشت پر اپنی اصل سکونت بھی معہ مکمل پتہ لکھ دیں۔ مثلاً کوئی صاحب جو کراچی میں ملازم یا تاجر ہیں یا تعلیم حاصل کر رہے ہیں لیکن ان کی اصل سکونت لاہور کی ہے تو وہ وصیت فارم کے متن میں تو اپنا کراچی کا پتہ درج کریں لیکن اس کی پشت پر لاہور کا پتہ بھی لکھ دیں اس طرح دفتر کو ان سے یا ان کے خاندان سے کسی حد تک متعارف ہونے میں مدد مل جائے گی اور عند الضرورت خط و کتابت کے لئے اصل سکونت کی طرف بھی رجوع کیا جا سکتا ہے۔

مشترکہ جائیداد

(۵) وصیت بغیر دو معتبر اور ثقہ گواہوں کے کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ دو گواہ اگر مقامی جماعت کے عہدہ دار ہوں تو زیادہ مناسب ہے۔ شادی شدہ عورتوں کی وصایا پر ایک گواہ اس کا خاوند اور دوسرا کوئی مرد عہدہ دار ہو۔ وصیت میں اگر کوئی جائیداد ایسی درج ہو جو ہنوز مشترک اور قابلِ تقسیم ہو تو علاوہ مذکورہ بالا دو گواہوں کے جائداد میں مشترک بالغ شرکاء کے بھی دستخط معہ انکی ولدیت وغیرہ اور پتوں کے درج ہونے چاہئیں۔

مصدقین

(۶) مصدقین حتی الامکان مقامی جماعت کے عہدہ دار ہونے چاہئیں۔ مثلاً امیر۔ صدر۔ سیکرٹری وصایا وغیرہ۔ مستورات کی وصایا میں ایک مصدق اس کا خاوند یا باپ دوسرا مصدق مقامی جماعت کا کوئی عہدہ دار اور تیسری مصدقہ لجنہ کی صدر یا سیکرٹری ہونی چاہیئے لیکن جہاں لجنہ قائم نہ ہو وہاں پہلے دونوں مصدق ہی کافی ہیں مگر ایسی صورت میں دوسرے مصدقوں کو یہ نوٹ دینا چاہیئے کہ یہاں لجنہ کا انتظام نہیں ہے۔

مستورات کا مہر

(۷) شادی شدہ مستورات کی وصایا میں مہر کا ذکر لازماً ہونا چاہیئے (خواہ مہر وصول کر کے خرچ کر لیا ہو یا بذمہ خاوند واجب الادا ہو یا معاف کر دیا ہو) کیونکہ یہ چیز مستورات کی وصایا میں حسبِ فیصلہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ بطور بنیاد کے ہے اس لئے اس کا ذکر اور رقم کی مقدار لازماً درج کی جائے اور واجب الادا مہر کے متعلق خاوند کی طرف سے مندرجہ ذیل تحریر معہ دو گواہوں کے دستخطوں کے شامل وصیت کی جائے

"میری بیوی (نام) کا مہر (لفظوں میں) روپے مجھ پر واجب الادا ہے جس کا حصہ وصیت میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں"

مگر بہتر اور مستحسن یہ ہے کہ وصیت کے ساتھ ہی حصہ وصیت ادا ہو جائے تاکہ جس حد تک مہر کا تعلق بیوی کی وصیت کے ساتھ ہے اس کی ادائیگی کے فرض سے وہ سبکدوش ہو جائے۔

ملکیتی زرعی اراضی کا حصہ وصیت

وصیت میں اگر ملکیتی زرعی اراضی پیش کی جائے تو اس کے متعلق وصیت کنندہ کو وصیت کے ساتھ مندرجہ ذیل تحریر بھی علیحدہ کاغذ پر لکھ کر دو گواہوں کے دستخطوں کے ساتھ شامل کرنا ضروری ہے۔

میں اپنی ملکیتی زرعی اراضی رقبہ۔۔۔۔۔۔ مالیتی اندازاً۔۔۔۔۔۔ واقع۔۔۔۔۔۔ جو میں نے اپنی وصیت میں تحریر کی ہے۔ کا حصہ وصیت اپنی زندگی میں منڈی کے بھاؤ ادا کر دوں گا۔ اگر میں ایسا نہ کر سکوں اور میرے ورثاء بھی ایسا نہ کریں تو میری وصیت منسوخ سمجھی جائے۔

العبد	گواہ ۱	گواہ ۲
(مع پورا پتہ)	(مع پورا پتہ)	(مع پورا پتہ)

نوٹ :-

اس مضمون میں جہاں جہاں رسالہ الوصیت کا حوالہ ہے اس سے مراد رسالہ الوصیت شائع کردہ دفتر بہشتی مقبرہ ۱۹۶۶ء ہے ÷

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

جامعہ نصرت — سائنس بلاک کے لئے چندہ کی تحریک

(حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء نے سفارش کی تھی کہ اگر لجنہ اماء اللہ جامعہ نصرت میں سائنس بلاک کے ابتدائی اخراجات کا پچاس فیصدی خرچ اپنے ذمہ لے لے تو اس سال سائنس کلاسز ربوہ میں طالبات کے لئے جاری کر دی جائیں۔ مشاورت کی اس سفارش کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے منظور فرما لیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے میں اپنی بہنوں کے سامنے اس چندہ کی تحریک پیش کر رہی ہوں۔ لجنہ اماء اللہ نے ۷۰۰۰ روپے اس سال جمع کر کے دینے ہیں اس وقت تک جن احباب کی طرف سے وعدہ جات آ چکے ہیں ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

۱-	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	۱۰۱
۲-	حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی	۵۰ رقم وصول ہو چکی ہے۔
۳-	صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ۔ لاہور	۵۰ رقم وصول ہو چکی ہے
۴-	قمر بیگم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب لاہور	۱۰۰۰
۵-	میاں مبارک احمد صاحب ناظم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور	۳۰۱
۶-	امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ میجر بشیر احمد صاحب پراچہ مرحوم سرگودہا (اپنے شوہر مرحوم کی طرف سے)	۳۰۰
۷-	حنیفہ طاہرہ اہلیہ قریشی مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ	۳۰۰
۸-	ثریا اہلیہ چوہدری رشید احمد صاحب سمن آباد لاہور	۳۰۰
		۲۴۰۲

میں امید کرتی ہوں کہ ہماری بہنیں اس چندہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے جلد از جلد اپنے وعدہ جات سے اطلاع دیں گی رقم کی بہت جلد ضرورت ہے تا عمارت شروع کی جا سکے۔ وعدہ کرنے والی بہنیں رقم بھی جلد سے جلد بھجوائیں۔ جامعہ نصرت کی فارغ التحصیل بچیوں کو اس سلسلہ میں بہت کوشش کرنی چاہئے تا ان کا ادارہ جلد ترقی کرے۔ خود بھی چندہ بھجوائیں اور دوسری بہنوں کو بھی تحریک کریں۔

مشرق وسطیٰ اور تیل

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب ایم ایس سی

(قسط نمبر ۲)

ابتدائی تاریخ

تیل کا استعمال کسی نہ کسی شکل میں قدیم زمانہ سے چلا آ رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تیل کے ذخائر جن چٹانوں میں چھپے ہوئے ہیں ان میں کبھی کبھی قدرتی تغیرات کے باعث دراڑیں پڑ جاتی ہیں اور تیل رس رس کر باہر آ جاتا ہے ایران اور عرب ممالک کے قدیمی کھنڈرات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں گاڑھا اور چپچپا قدرتی تیل گارے اور گچ کی بجائے تعمیر میں استعمال ہوا کرتا تھا ۳ ہزار سال قبل مسیح میں آشوری اسیری اور بابلی قومیں بٹومین کو (bitumen) استعمال کیا کرتی تھیں۔ مسلمانوں نے اپنی ترقی کے ابتدائی دور میں کشید کے طریقے ایجاد کئے۔ خام تیل سے کشید کئے ہوئے ہلکے اجزاء کو "نفط" کہتے تھے۔ یہ نفط آج کا انگریزی نفط نفتھا (naphtha) روشنی کرنے اور ریشم کو دھونے کے لئے نیز بطور دوا کے استعمال ہوتا تھا چینیوں نے تیسری صدی عیسوی میں تیل کی کانوں کے قریب اسے دریافت کیا اور بارھویں صدی میں تو ان کے کنویں ۳ ہزار فٹ کی گہرائی تک پہنچ چکے تھے تیرھویں صدی میں مارکو پولو اور دوسرے سیاحوں نے جنہوں نے شمالی ایران اور روسی علاقوں کا سفر کیا ہے۔ باکو کے تیل کا سفر کیا ہے

تیل کی صنعت حقیقی معنوں میں انیسویں صدی کے وسط میں شروع ہوئی ۱۸۵۹ء میں امریکہ تیل دریافت ہوا اور ۴ سال کے قلیل عرصہ میں وہاں سے ۳۰ لاکھ بیرل تیل نکلنے لگا۔ اس زمانہ میں تیل لکڑی کے بڑے بڑے ڈبوں میں بند کیا جاتا تھا جنہیں بیرل کہتے ہیں۔ ایک بیرل میں قریباً ۳۵ گیلن تیل آتا ہے اور ۷ بیرل خام تیل کا وزن ایک ٹن کے برابر ہوتا ہے۔ اس وقت یہ تیل زیادہ تر روشنی کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ ۱۸۷۰ء تک تیل کو صاف کرنے کے کارخانے لگ گئے اور تیل ڈبوں کی بجائے پائپ لائنوں اور بڑی بڑی تیل بردار گاڑیوں میں منتقل ہونے لگا۔ ۱۸۶۱ء میں پہلا جہاز تیل لے کر امریکہ سے انگلستان پہنچا اور تیل کی بین الاقوامی تجارت کا آغاز ہوا

پھر روس میں بھی اس صنعت کو فروغ ہوا۔ ۱۹۰۱ء میں امریکہ کی پیداوار ۹۵ لاکھ ٹن سالانہ تھی اور روس کی ایک کروڑ ۱۲ لاکھ ٹن۔ لیکن چند سال میں ہی امریکہ کی پیداوار روس سے بڑھ گئی۔ سماٹرا میں تیل نکالنے کا کام ۱۸۸۴ء میں شروع ہوا اور بورنیو میں ۱۸۹۶ء میں وہاں پر رائل ڈچ اور شیل کمپنیاں کاروبار کرتی تھیں۔ رومانیہ میں اگرچہ تیل ۱۸۵۷ء میں دریافت ہوا لیکن ۱۹۱۳ء میں اس کی پیداوار صرف ۱۸ لاکھ ٹن رہی۔ تھوڑی مقدار میں پولینڈ جرمنی، ہندوستان، پیرو (جنوبی امریکہ) اور ٹرینیڈاڈ میں بھی تیل نکالا جانے لگا تھا

مشرق وسطیٰ میں سب سے پہلے ایران میں ۱۹۰۸ء میں تیل دریافت ہوا۔ اور اینگلو پرشین کمپنی نے وہاں کاروبار شروع کیا۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ ایران میں کافی تیل موجود ہے تو حکومت انگلستان نے ۵۰ لاکھ کا سرمایہ لگا کر ۵۰ فیصد حصص حاصل کر لئے منافع کا یہ تناسب آج بھی قائم ہے۔ ایران میں جب کمپنی کو بہت منافع ہونے لگا تو اس نے عراق کو جو اس وقت عثمانی سلطنت کا حصہ تھا تیل نکالنے کی پیشکش کی جو منظور کر لی گئی اور ٹرکش پیٹرولیم کمپنی قائم ہوئی جس کو سارے عراق کا ٹھیکہ مل گیا۔

پہلی جنگ عظیم اور اسکے بعد

بیسویں صدی کے ابتداء میں جہازرانی کے لئے کوئلہ استعمال ہوتا تھا لیکن پہلی جنگ عظیم کے قریب ڈیزل انجن رائج ہو گئے تھے جنگ کے دوران بہت سی آبدوزیں بھی ڈیزل انجنوں سے چلتی تھیں جن میں تیل استعمال ہوتا تھا۔ پھر ہوائی جہاز تیار ہو گئے جن کے لئے پیٹرول بطور ایندھن درکار ہوتا ہے غرض جنگ کا فوری اثر یہ ہوا کہ پیٹرولیم کی صنعت کو بڑا فروغ حاصل ہوا اور زمانہ امن اور زمانہ جنگ دونوں میں اس کی اہمیت کو محسوس کیا جانے لگا۔

جنگ کے بعد پیٹرولیم کی صنعت کو ترقی دینے کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ وینیزویلا (جنوبی امریکہ) میں ۱۹۲۵ء تک بیس کمپنیاں وہاں تیل کا کاروبار کر رہی تھیں۔ جن میں سے تین بڑی اہم تھیں یعنی سٹینڈرڈ آئل کمپنی (...) رائل ڈچ شیل کمپنی اور گلف آئل کارپوریشن۔ ان کمپنیوں کی کوشش سے وہاں کی پیداوار میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ ۱۹۲۰ء میں وہاں کی پیداوار ۶۷ ہزار ٹن تھی لیکن ۱۹۶۳ء میں وہ ۱۷ کروڑ ٹن سے زائد ہو گئی۔ وینیزویلا میں تیل کی دریافت کے بہت بعد اس قدر ترقی ہوئی کہ وہ برآمد کے لحاظ سے دنیا کے تمام ممالک سے سبقت لے گیا۔ جہاں تک پیداوار کا تعلق ہے ۱۹۶۱ء تک امریکہ کے بعد اس کا نمبر تھا۔ ۱۹۶۱ء کے بعد بلحاظ پیداوار روس کو دوسری پوزیشن حاصل ہو گئی۔

۱۹۲۰ء تک مشرق وسطیٰ کے تیل میں امریکہ کا کوئی حصہ نہیں تھا لیکن اس کے بعد امریکی کمپنیوں کو بھی حصہ مل گیا اور بحیثیت مجموعی حصص کی صورت یہ رہی۔ اینگلو پرشین ۲۳ ۳/۴ فیصد، اینگلو سیکسن (شیل) ۲۳ ۳/۴، امریکی کمپنیاں ۲۳ ۳/۴، فرانس ۲۳ ۳/۴۔

عراق میں ۱۹۲۵ء میں عراق پیٹرولیم کمپنی قائم ہوئی۔ ۱۹۳۱ء میں اس کمپنی نے ایک پائپ لائن بحر روم تک بچھائی اور دو لائنیں ۱۲ انچ قطر کی دریائے فرات تک بچھائیں پھر ان دو میں سے ایک لائن کو لبنان میں طرابلس تک (۵۳۲ میل فاصلہ) پہنچایا گیا۔ اور دوسری لائن فلسطین میں حیفا تک پہنچائی گئی۔ یہ لائن ۶۲۰ میل لمبی تھی ۱۹۳۵ء سے ان پائپ لائنوں کے ذریعہ مشرق وسطیٰ کا تیل بحر روم پہنچنے لگا۔

ایران میں تیل کی پیداوار ۱۹۱۹ء میں ۱۰ لاکھ ٹن تھی جو ۱۹۳۶ء میں ۵۰ لاکھ ٹن تک پہنچ گئی اس کے بعد پیداوار میں مزید ترقی ہوئی اور ۱۹۳۸ء تک اس کی تعداد ۶۷ لاکھ ٹن سالانہ ہو گئی۔ اس طرح امریکہ، روس اور وینیزویلا کے بعد ایران کی پیداوار اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ ہو گئی۔

بحرین اور کویت میں بھی امریکی کمپنیوں کو حصہ مل گیا۔ بحرین میں تیل کی دریافت ۱۹۳۲ء میں ہوئی۔ اس دریافت کا دوسرے ممالک پر بہت اثر پڑا چنانچہ سعودی عرب میں تیل کی تلاش شروع ہوئی اور ۱۹۳۵ء میں وہاں بھی تیل دریافت ہو گیا۔ کویت میں اینگلو پرشین اور گلف آئل کمپنی (امریکہ) کی شراکت سے تیل کی تلاش شروع ہوئی اور ۱۹۳۸ء میں وہاں بھی تیل دستیاب ہوا اسی سال قطر میں بھی تیل دریافت ہو

اگرچہ دوسری جنگ عظیم سے قبل مشرق وسطیٰ کے کئی ممالک میں تیل کی کمپنیاں کام کر رہی تھیں لیکن ان کی مجموعی پیداوار ۱۹۳۸ء میں ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ٹن تھی جب کہ دنیا کی کل پیداوار ۲۷ کروڑ ۴۰ لاکھ ٹن تھی۔ اس میں امریکہ کی پیداوار ۱۶ کروڑ ۸۰ لاکھ ٹن، وینیزویلا کی ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ روس کی ۲ کروڑ ۹۰ لاکھ اور ایران کی ایک کروڑ تھی۔ یوں سمجھئے کہ ۱۹۰۱ء سے ۱۹۳۸ء کے درمیانی عرصہ میں پیداوار کا تناسب یہ تھا۔ امریکہ ۶۴ فیصد، روس ۱۰ فیصد، وینیزویلا ۱۰ فیصد، یورپ (علاوہ روس) ۴ فیصد۔

دوسری جنگ عظیم اور اسکے بعد

پہلی جنگ عظیم کے بعد تو یہ پتہ لگا تھا کہ اغراض جنگ کے لئے پیٹرولیم کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ لیکن دوسری جنگ نے یہ ثابت کر دیا کہ تیل کا ایک ایک قطرہ بڑا قیمتی ہے۔ اس کے بغیر جنگ ہو ہی نہیں سکتی۔ جنگ میں اس کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ امریکہ میں جس قدر پیٹرولیم ابتداء سے ۱۹۳۹ء تک مجموعی طور پر نکالا گیا۔ اس کا ۱/۵ حصہ جنگ کے ۶ سالوں میں صرف ہوا۔ اس کے علاوہ تیل کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ جنگ کے دوران جس قدر تیل اور اس کی حاصلات امریکہ سے برآمد کی گئیں ان کی مقدار باقی تمام اشیاء مثلاً ہتھیار، روپیہ، غلہ، افواج وغیرہ کے مجموعی وزن سے زیادہ تھی۔ جنگ میں پیٹرول کی کھپت کا صحیح اندازہ لگانا بڑا مشکل ہے ہوائی فوج کے لئے صرف ۱۰۰ آکٹین (۱۰۰ octane) والے ایندھن کا خرچ ۱۹۴۲ء میں ۷۵ ہزار بیرل روزانہ تھا لیکن ۱۹۴۵ء کے آغاز پر یہ خرچ ۵ لاکھ بیرل روزانہ تک پہنچ گیا یہ تو صرف ایک ایندھن کا حال ہے یہی حال پیٹرول کی دوسری اقسام اور دوسرے تیلوں کا ہے۔ بی ۲۹ قسم کے ہوائی جہاز کے لئے ہی ۳۰ مختلف قسموں کا تیل درکار ہوتا تھا۔ جنگ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک پائپ لائن سمندر کی تہہ میں انگلستان سے فرانس تک بچھانی پڑی اس کے ذریعہ روزانہ ۱۰ لاکھ گیلن پیٹرول فرانس کو پہنچایا جاتا تھا۔ مشرق وسطیٰ کی تیل کی پیداوار میں بھی جنگ کے دوران ۵۹ فیصد اضافہ ہوا

جنگ کے بعد تمام دنیا کے ممالک میں صنعتی ترقی کی رفتار بے حد تیز ہو گئی۔ صنعتی ترقی کے معنی ہی یہ ہیں کہ فیکٹریوں، کارخانوں اور بجلی گھروں میں اضافہ ہوا۔ ان سب کے لئے تیل اور اس کی حاصلات کی ضرورت ہے چنانچہ پیٹرولیم کو پہلے سے بھی زیادہ اہمیت حاصل ہو گئی اور پیٹرولیم کی صنعت کو ہر ملک میں فروغ دینے کی مزید کوشش کی گئی لیکن جو ترقی مشرق وسطیٰ میں ہوئی وہ حیران کن ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں تیل کے ذخائر دوسرے ممالک کی نسبت بہت زیادہ ہیں ۱۹۴۴ء میں ان ذخائر کا مجموعی اندازہ ۱۶ ارب بیرل تھا ۱۹۴۹ء میں اس میں ترمیم ہوئی اور نیا اندازہ ۳۲ ارب بیرل بتایا گیا لیکن ۱۹۶۲ء کے اندازہ کے مطابق اس کی مقدار ایک کھرب ۹۴ ارب بیرل ہوتی ہے یعنی کل ذخائر کا ۶۰ فیصد سے بھی زیادہ۔ چنانچہ وہاں تیل کی فراوانی کا اندازہ اسی امر سے ہو جاتا ہے

کہ سعودی عرب کا سارا تیل صرف ۲۰۰ کنوؤں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ہر کنوئیں کی پیداوار ۷۵۰۰ بیرل یومیہ ہے جبکہ اس کے مقابل پر امریکہ کے ایک کنوئیں کی پیداوار صرف ۱۲ بیرل یومیہ ہے۔

سعودی عرب میں امریکی کمپنیوں نے ۱۹۴۵ء میں تیل صاف کرنے کا ایک کارخانہ قائم کیا جس میں روزانہ ۵۰ ہزار بیرل تیل صاف ہونے لگا۔ اس صاف شدہ تیل کو بحر روم تک پہنچانے کے لئے ایک ہزار میل لمبی پائپ لائن لبنان کی بندرگاہ سیڈان تک بچھائی گئی۔ سعودی عرب کے تیل کے ذخائر دنیا کے عظیم ترین ذخائر میں سے ایک ہیں۔ ۱۹۶۳ء میں تیل کی پیداوار کے لحاظ سے امریکہ، روس، وینزویلا اور کویت کے بعد سعودی عرب کا نمبر آتا ہے۔

۱۹۵۱-۵۴ء کے درمیانی عرصہ میں جبکہ ڈاکٹر مصدق ایران میں برسر اقتدار تھے وہاں کے تیل کو قومیایا گیا۔ جس کے باعث پیداوار میں کمی آگئی۔ اس کمی کے باعث کویت سے برآمد بڑھنے لگی ۱۹۴۷ء میں وہاں کی پیداوار ۲۱ لاکھ ۸۵ ہزار ٹن تھی جو ۱۹۵۲ء میں ۳ کروڑ ۷۰ لاکھ ٹن ہو گئی۔ ۱۹۵۳ء میں کویت کی پیداوار . . . .

. . . .

. . . . سعودی عرب سے بڑھ گئی اور اس وقت سے کر اب تک مشرق وسطیٰ میں اسے پہلی پوزیشن حاصل ہے۔ ۱۹۶۳ء میں اس کی پیداوار ۹ کروڑ ٹن تھی۔

ایران میں ترقی کی رفتار کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ۱۹۵۰ء میں اس کی پیداوار ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن تھی لیکن ۱۹۶۳ء میں ۷ کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن رہی۔

ڈاکٹر مصدق کے علیحدہ ہونے کے بعد برطانوی اور امریکی کمپنیوں نے اس بنیاد پر دوبارہ کام کرنا شروع کیا کہ حکومت اور کمپنیوں کا منافع پچاس پچاس فیصد ہوگا۔ منافع کی تقسیم کا یہ اصول بعد ازاں سعودی عرب، کویت، عراق، بحرین، اور قطر میں بھی رائج ہو گیا۔

مشرق وسطیٰ کے تیل کے سلسلہ میں ایک اور بات قابل ذکر یہ ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد خلیج فارس میں زیر آب کنوؤں کی کھدائی کا کام شروع ہو گیا۔ ایک امریکی کمپنی آرامکو نے صفانیا کے زیر آب ذخیرہ سے ۱۹۶۲ء میں ایک کروڑ ۵ لاکھ ٹن تیل برآمد کیا۔ بحری ذخائر سے تیل حاصل کرنے میں انگریزوں اور امریکیوں کے علاوہ جاپانی اور اطالوی بھی حصہ لے رہے ہیں۔

ایک خوشکن امر یہ ہے کہ ۱۹۵۹ء میں لیبیا میں بھی تیل کی دریافت ہوئی۔ توقع ہے کہ وہاں مزید ذخائر کا پتہ چلے گا۔ اسی طرح ۱۹۶۳ء میں الجیریا میں بھی تیل دریافت ہوا اور وہاں سے ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن تیل نکلنے لگا لیبیا کی پیداوار ۱۹۶۳ء میں دو کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن رہی۔ ان دریافتوں کی وجہ سے شمالی افریقہ اور صحرائی علاقہ کو بھی بڑی اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاص مشیت نے مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ کو اس نعمت عظمیٰ سے مالا مال کیا ہے۔ اس وقت وہ بحیثیت مالک صرف ۵۰ فیصد منافع حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن اگر مسلمان سائنس اور ٹیکنالوجی میں ایسی صلاحیت پیدا کر لیں کہ وہ اس کاروبار کو خود سنبھال سکیں تو وہ اس دولت سے بلا شرکت غیرے استفادہ کر سکتے ہیں اور سیاسی اعتبار سے بڑی قوت بن سکتے ہیں (باقی)

تحریک جدید دائمی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ بتاریخ ۲۲ جنوری ۱۹۵۳ء کے دوران فرمایا:۔

پس یہ تحریک ہے تو دائمی اور نہ صرف دائمی ہے۔ بلکہ ہمارے ایمان اور اخلاص کا تقاضا ہے کہ تحریک ہمیشہ جاری رہے جس طرح روٹی کھانا دائمی ہے۔۔۔ ہمیں روٹی نہ ملے تو ہم اس پر خوش نہیں ہوتے بلکہ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ وہ ہمیں کھانا دے۔ اسی طرح ہمیں اشاعت دین کی بھی ضرورت ہے اگر ہمیں اشاعت دین کی توفیق ملتی ہے تو ہم خدا تعالیٰ کے ممنون ہوتے ہیں اگر ہمیں اشاعت دین کی توفیق نہیں ملتی تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑانا چاہیئے کہ اس نے ہم میں کیوں ضعف پیدا کر دیا ہے ہم دین کی خاطر کیوں قربانی نہیں کر سکتے۔ جتنی قربانی ہم پہلے کرتے تھے۔ یہی ایمان کی ایک زندہ علامت ہے اگر یہ علامت نہیں پائی جاتی تو سمجھو کہ ایمان نہیں پایا جاتا۔

پس جن احباب نے کچھ عرصہ سے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینا ترک کر دیا ہے یا اپنے چندہ میں غیر معمولی کمی کر دی ہے۔ وہ اپنا محاسبہ کریں اور اپنی قربانی کو صحیح معیار پر لانے کی سعی بلیغ فرمائیں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

وقف جدید کا دفتر اطفال

ابھی تک کثرت سے ایسی جماعتیں موجود ہیں کہ جن کی طرف سے امسال بچوں۔ اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے وعدہ جات وقف جدید موصول نہیں ہوئے۔ تمام جماعتوں کے متعلقہ عہدیداران اور نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس بارہ میں اپنی جماعت کا جائزہ لیں اور اگر انہوں نے ابھی تک یہ وعدے نہیں بھجوائے تو فوری طور پر اس طرف توجہ فرماویں اور نہ صرف وعدے ہی جلد سے جلد بھجوائیں بلکہ ساتھ کے ساتھ نقد وصولی کی بھی کوشش فرما دیں۔ کیونکہ نصف کے قریب سال گذر چکا ہے۔ اس لئے وصولی کی طرف فوری توجہ بھی نہایت ضروری ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

جامعہ نصرت میں یوم والدین کی تقریب

مورخہ ۱۰ ارجون کو مجلس . . . . برائے سماجی بہبود جامعہ نصرت کی طرف سے پہلی بار یوم والدین منایا گیا۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ڈائرکٹرس جامعہ نصرت نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔ محترمہ پرنسپل صاحبہ نے افتتاحی تقریر میں والدین و معلمات کے تعاون کی اہمیت بیان فرمائی۔ محترمہ مسز بشیر صاحبہ لیکچرار اسلامیات نے یوم والدین کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ محترمہ مس نجف صادق صاحبہ صدر مجلس سماجی بہبود نے طالبات پر ان کے ماحول (جس میں معاشرہ سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے) کے اثرات کا ذکر کیا اور والدین کو طالبات کے لئے صحتمند ماحول مہیا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس سلسلے میں اصلاحی تجاویز پیش کیں۔

بعد میں محترمہ پرنسپل صاحبہ نے تقریر کرتے ہوئے ان مشکلات کا ذکر کیا۔ جو ان کے تعاون سے دور ہو سکتی ہیں۔

آخر میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ طالبات کے لئے صحتمند معاشرے کی تشکیل مذہب کی بنیادوں پر ہی ہو سکتی ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے ماضی سے کچھ مثالیں پیش کیں اور مذہبی اقدار کی اہمیت پر زور دیا۔

تقاریر کے بعد حسن قرأت کا مقابلہ ہوا۔ جس میں اوّل دوم اور سوم آنے والی طالبات کو انعامات دینے کا اعلان کیا گیا۔ اس مقابلے کے بعد مشروبات پیش کی گئیں بعدہٗ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔　(نامہ نگار)

محترمہ اہلیہ صاحبہ محترم حکیم مرہم عیسیٰ رضی اللہ عنہ کی وفات

افسوس ہے کہ بیگم سلطان صاحبہ زوجہ حضرت حکیم محمد حسین صاحب المعروف مرہم عیسیٰ رضی اللہ عنہ دار السلام منزل بیرون دہلی دروازہ لاہور میں کچھ دن تک بیمار رہنے کے بعد بعمر ۷۵ سال، ۲ جون ۱۹۶۷ء بروز بدھ صبح ساڑھے چھ بجے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ۔ صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ دیندار سادہ طبیعت منکسر المزاج اور احمدیت سے سچا اخلاص رکھنے والی خاتون تھیں۔ جنازہ اسی شام ربوہ لے جایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں مرحومہ سپرد خاک کر دی گئیں مرحومہ نے اپنی یادگار آٹھ لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(مسعودی سلطانہ بنت حکیم مرہم عیسیٰ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ زیر جہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی بہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جاتے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ پس وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۷۷۴ میں ملک بشیر احمد محجوکہ ولد بشیر محمد محجوکہ قوم محجوکہ پیشہ ملازمت عمر بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد آباد محجوکہ ڈاک خانہ جوڑا کلاں ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۶/۲/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ذریعہ آمد ماہوار تنخواہ /۵۰ روپے ماہانہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

میری یہ وصیت یکم دسمبر ۶۵ء سے نافذ فرمائی جاوے۔

(شرح اول ۸/۵۰ روپے)

العبد: ملک بشیر احمد محجوکہ بقلم خود

گواہ شد:۔ ناصر احمد صدر جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی۔

گواہ شد:۔ فضل الرحمٰن ولد نواب الدین صاحب مرحوم معرفت شیخ ناصر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی۔

مسل نمبر ۱۸۷۷۵ منور سلطانہ ہاشمی زوجہ شہزادہ محمد عثمان صاحب قوم قریشی ہاشمی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الصدر شرقی ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶ فروری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر ... ...

... ...

انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

تفصیل جائداد:۔

کڑے طلائی وزنی ایک تولہ ۴ ماشے } قیمت /۱۸۰ روپے
کانٹے طلائی وزنی چار ماشے }

۲۔ میری جائداد غیر منقولہ اس وقت ایک مکان واقع محلہ دار الصدر شرقی ربوہ قطعہ نمبر ۱/۱۸ کا نصف غربی حصہ بر رقبہ ۵ کنال ہے اس مکان کی مالیت مع زمین مکان مذکورہ مبلغ تین ہزار روپے ہے۔ میں نے اپنا مہر مبلغ ایک ہزار روپے اپنے خاوند سے وصول کر کے اس مکان کی تعمیر پر خرچ کر دیا ہے میں اس مکان کی واحد مالک ہوں۔

اس مکان کے علاوہ میری اور کوئی جائداد منقولہ نہیں ہے

(شرح اول /۴ روپے)

الامۃ: منور سلطانہ ہاشمی معرفت مختار احمد ہاشمی نظارت خدمت درویشان ربوہ

گواہ شد:۔ شہزادہ محمد عثمان خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ مختار احمد ہاشمی دار الصدر شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ عبد الرشید ظفر انسپکٹر جائداد۔

مسل نمبر ۱۸۷۷۶ میں بشریٰ صادقہ زوجہ خان محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ دار البرکات ربوہ (طارق منزل) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد انگوٹھی طلائی وزنی ۴ ماشے مالیتی /۲۵ روپے نیز کانٹے طلائی وزنی سوا تولہ مالیتی /۱۷۵ روپے ہر دو زیور کل قیمت /۲۰۰ روپے ہے۔ علاوہ ازیں حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے جو تا حال بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میں موجودہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی مزید جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کبھی کوئی آمد ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (شرح اول ایک روپیہ)

الامۃ: بشریٰ صادقہ اہلیہ خان محمد ۱۹ دار البرکات طارق منزل ربوہ

گواہ شد:۔ خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی واقف زندگی۔ ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ خان محمد ٹیچر محلہ دار البرکات طارق منزل۔ ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۱۸۷۷۷:۔ میں سیدہ غلام فاطمہ بیوہ سید لطیف شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ، ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۷/۲/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

(۱) میرا حق مہر مبلغ یک صد روپے تھا جو میں وصول کر چکی ہوں۔

(۲) ایک مکان پختہ واقعہ دار النصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ جس کی موجودہ مالیت /۲۷۰۰ روپے ہے۔

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ (شرح اول ایک روپیہ)

الامۃ:۔ سیدہ غلام فاطمہ دار النصر شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ ڈاکٹر سراج دین محلہ دار النصر شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ سردار احمد خادم سیکرٹری وصایا

مسل نمبر ۱۸۷۷۸ میں شریفہ بی بی زوجہ قائم دین قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۶/۹/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا حق مہر /۵۰ روپے ہے جو میں وصول کر چکی ہوں۔ اور خرچ کر چکی ہوں۔ میری منقولہ وغیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر آئندہ میں کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ فرمائی جائے۔

(شرح اول ایک روپیہ)

الامۃ: نشان انگوٹھا شریفہ بی بی زوجہ قائم دین محلہ دار الصدر غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ قائم الدین ولد قاسم علی (خاوند موصیہ) محلہ دار الصدر غربی ربوہ

گواہ شد: محمد شریف خان سیکرٹری وصایا محلہ دار الصدر غربی القمر۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۱۸۷۷۹:۔ میں امۃ الکریم بنت عبد السلام صاحب کھوکھر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر سترہ ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے:۔

۸ عدد چوڑیاں طلائی وزنی ۸ تولہ

۳ عدد انگوٹھیاں طلائی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ

ایک عدد سیٹ طلائی ۱/۲ ۵ تولہ۔

کل مالیت مبلغ سولہ صد روپیہ۔

اس جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں مجھے ابا جان سے مبلغ دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔

نیز میری وفات پر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی مندرجہ بالا وصیت حاوی ہوگی۔ حصہ آمد میں کمی بیشی کے مطابق ادا کروں گی۔

براہ مہربانی میری وصیت آج کی تاریخ سے منظور کی جائے۔

(شرح اول /۲ روپے)

الامۃ:۔ امۃ الکریم کھوکھر دار الصدر غربی ربوہ

گواہ شد:۔ لئیق احمد معرفت دفتر امانت ربوہ

گواہ شد:۔ عبد السلام کھوکھر والد موصیہ محلہ دار الصدر غربی۔ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق الفضل مینیجر روزنامہ سے خط وکتابت کیا کریں

قرآن کریم کی اتباع میں بزرگی اور شرف کے سامان مخفی ہیں

کتاب اللہ نے مسلمانوں کو اس قدر شرف بخشا کہ وہ دنیا کے معلّم اور راہنما بن گئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیت بَلْ اَتَیْنٰھُمْ بِذِکْرِھِمْ فَھُمْ عَنْ ذِکْرِھِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ (آیت ۷۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بَلْ اَتَیْنٰھُمْ بِذِکْرِھِمْ فَھُمْ عَنْ ذِکْرِھِمْ مُّعْرِضُوْنَ حقیقت یہ ہے کہ ہم ان کے پاس ان کی عزت اور شرف کا سامان لے کر آئے ہیں۔ مگر وہ اپنی عزت اور شرف کے سامانوں سے بھی اعراض کر رہے ہیں یعنی قرآنی تعلیم کی اتباع میں ان کی بزرگی اور شرف کے سامان مخفی تھے پس اس کو چھوڑ کر وہ اس سے منہ نہیں موڑ رہے بلکہ اپنی ترقی سے منہ موڑ رہے ہیں۔ اس آیت میں قرآن کریم کو ذکر قرار دے کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ یہ کتاب نہ صرف ذاتی کمالات کے لحاظ سے ایک عظیم الشان شرف اور عظمت رکھتی ہے بلکہ جو لوگ سچے دل سے اس پر ایمان لائیں گے وہ بھی دنیا میں معزز اور مکرم ہو جائیں گے۔ چنانچہ دیکھ لو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم کی طرف آئے تھے جو نہ تمدن اور تہذیب و شائستگی کے اصول سے بالکل بے گانہ تھی۔ اور ہر قسم کی خرابیاں اس میں پائی جاتی تھیں وہ لوگ ڈاکہ۔ چوری۔ اور راہزنی میں مشہور تھے اور فسق و فجور ان کی گھٹی میں رچا ہوا تھا دوسرے کو قتل کر دینا اُن کے نزدیک ایک معمولی بات تھی۔ ماؤں سے شادی کر لیتے تھے شراب کے نشہ میں چور رہتے تھے۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ عورتوں کو حیوانوں سے بدتر سمجھتے تھے معمولی معمولی باتوں پر آپس میں لڑائی شروع کر دیتے تھے جو بعض دفعہ سالہا سال تک جاری رہتی تھی۔ غرض نہ انہیں کوئی اخلاقی برتری حاصل تھی نہ تمدنی برتری حاصل تھی۔ نہ سیاسی برتری حاصل تھی نہ مذہب سے انہیں کسی قسم کی دلچسپی تھی۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور قرآن کریم کی برکت سے وہ تھوڑے دنوں میں ہی دنیا کے معلّم اور استاد بن گئے۔ اور ایک نئی تہذیب اور تمدن کی انہوں نے بنیاد ڈال دی۔ قیصر و کسریٰ کی حکومتیں بھی ان سے ٹکرائیں تو وہ پاش پاش ہو گئیں اور پھر وہ جس جگہ بھی گئے انہوں نے علوم کے دریا بہا دیئے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے عربوں کو کچھ پتہ نہیں تھا کہ علم تاریخ کیا چیز ہے یا صرف اور نحو کونسے علوم ہیں یا فقہ اور اصول فقہ کس کو کہتے ہیں یا علم معانی اور بیان کس چیز کا نام ہے۔ یا فن بلاغت کس کو کہتے ہیں۔ یا علم اقتصادیات کون علم ہے یا علم کلام کیا چیز ہے۔ مگر قرآن کریم کے نزول کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہی خانہ بدوشوں اور اونٹوں کے چرواہوں کے ذریعہ دنیا میں ان تمام علوم کو پھیلا دیا۔ اسیطرح فن تعمیر قالین بافی اور عمارتوں پر رنگدار بیل بوٹے بنانے بھی مسلمانوں سے ہی یورپ نے سیکھے بلکہ فن موسیقی جو آج تمام متمدن دنیا کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے اس کی ایجاد کا سہرا بھی مسلمانوں کے سر ہی ہے اور خود یورپین مصنفین نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ اسیطرح فلسفہ کو یورپ کی ایجاد سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ایک یورپین فلاسفر نے لکھا ہے کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ فلسفہ میں بھی ہم مسلمانوں کے ہی مرہون منت ہے غرض قرآن کریم نے مسلمانوں کو اس قدر شرف بخشا اور اس قدر بزرگی دی کہ وہ دنیا کے معلّم اور رہنما بن گئے"۔

(تفسیر کبیر جلد ۶ حصہ ۲ صفحہ ۲۴۳)

افسوسناک وفات

ربوہ:۔ کراچی سے بذریعہ تار یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم شیخ جلال الدین احمد صاحب (ابن مکرم کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب دار الفضل ربوہ) کی اہلیہ سرفراز بیگم صاحبہ (دانی پیر سالہ بچی کے حادثۂ وفات کے پچیس یوم بعد بچہ کی پیدائش پر انتقال فرما گئیں)

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اور ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کا خود کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(عبد الباری قیوم۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

محترم سید محمد لطیف صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال پرسوں اچانک بعارضہ ضعف قلب شدید طور پر بیمار ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا۔ بروقت طبی امداد میسر آ گئی اور ان کی طبیعت سنبھل گئی۔ مگر کمزوری بے حد ہو گئی ہے۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ممتاز احمد ہاشمی، دار الصدر شرقی ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسرائیل کو حملہ آور قرار دیا جائے۔

نیویارک ۲۳ جون۔ پاکستان کے وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ نے کل یہاں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اسرائیل کو حملہ آور قرار دیا جائے کیونکہ اس نے عرب جمہوریہ، اردن، اور شام کے خلاف انتہائی بدترین قسم کی جارحیت کی ہے۔ پیرزادہ صاحب نے مطالبہ کیا کہ عربوں کے علاقوں سے اسرائیل کی فوجیں واپس بلائی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اب اس بات میں ذرہ بھر بھی شک و شبہ نہیں رہا کہ اسرائیل نے کسی وجہ اور اشتعال کے بغیر عربوں پر حملہ کرنے میں پہل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیلی حملہ کا یہ جواز پیش کیا جا رہا ہے کہ مصر نے آبنائے تیران میں جہاز رانی کی یہ پابندی عائد کر دی تھی اس لئے اسرائیل کو حملہ کرنا پڑا۔ مسٹر پیرزادہ نے کہا کہ یہ جواز بین الاقوامی انارکی کا اعادہ ہے۔ کیونکہ اگر ہر ملک حملہ کے جواز کے متعلق خود ہی فیصلہ کرے تو پھر بین الاقوامی امن قائم نہیں رہ سکتا۔

روسی وزیر اعظم اور امریکہ کے صدر جانسن کی ملاقات

نیویارک ۲۳ جون۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیجن اور امریکہ کے صدر جانسن کے درمیان آج نیوجرسی میں ملاقات ہو رہی ہے۔ کل واشنگٹن میں وائٹ ہاؤس کے ایک ترجمان نے بتایا کہ مسٹر کوسیجن نے ملاقات کرنے کے بارہ میں صدر جانسن کی دعوت قبول کر لی ہے یاد رہے قبل ازیں مسٹر کوسیجن نے یہ دعوت منظور کرنے سے انکار کر دیا تھا اور کہا تھا کہ میں جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرنے کی غرض سے امریکہ آیا ہوں۔ امریکی حکام سے ملاقات کرنے نہیں آیا۔

روس کے صدر پوڈگورنی کی صدر ناصر سے ملاقات

قاہرہ ۲۳ جون روس کے صدر مسٹر پوڈگورنی اور صدر ناصر کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ جاری ہے۔ کل روسی صدر نے صدر ناصر سے دوسری بار ملاقات کی۔ آج پھر دونوں صدروں کی ملاقات ہو رہی ہے یاد رہے روسی صدر آج کل سرکاری دورہ پر قاہرہ آئے ہوئے ہیں۔

پیرزادہ اور کوسیجن میں مشرق وسطیٰ کی صورتحال پر بات چیت

نیویارک ۲۳ جون۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے کل روسی وزیر اعظم مسٹر الیکسی کوسیجن سے تنازعہ کشمیر اور مشرق وسطیٰ کی صورت حال کے سلسلہ میں بات چیت کی۔ مسٹر کوسیجن نے تنازعہ کشمیر کے سلسلہ میں گہری دلچسپی لی۔ روسی ذرائع نے بتایا کہ چونکہ گزشتہ سال مسٹر کوسیجن نے تنازعہ کشمیر کے سلسلہ میں پاکستان اور بھارت میں مذاکرات کروائے تھے۔ اس لئے انہوں نے تنازعہ کشمیر میں گہری دلچسپی لی۔

مسٹر پیرزادہ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت کر رہے ہیں مسٹر کوسیجن بھی اس مقصد کے لئے نیویارک آئے تھے۔ باخبر ذرائع کے مطابق مسٹر پیرزادہ نے ان حالیہ خبروں پر گہری تشویش ظاہر کی کہ روس بھارت کے ہاتھ فوجی طیاروں کی فروخت میں اضافہ کر رہا ہے۔ مسٹر کوسیجن نے مسٹر پیرزادہ کی باتیں نہایت غور سے سنیں اور انہیں یقین دلایا کہ روس پاکستان اور بھارت دونوں کا دوست ہے کمیونسٹ سفارتی ذرائع کے مطابق مسٹر کوسیجن نے اس سلسلہ میں کوئی وعدہ نہیں کیا کہ روس بھارت کے پاس طیاروں کی فروخت بند کر دے گا یا نہیں۔

پاکستان میں نئے امریکی سفیر کا تقرر۔

واشنگٹن ۲۳ جون۔ صدر جانسن نے مسٹر بنجمن اوہلرٹ کو پاکستان میں امریکہ کا نیا سفیر مقرر کیا ہے اور اس مقصد کے لئے امریکی سینیٹ سے منظوری طلب کی ہے۔